

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی)

کے پہلے اجلاس کی روداد

منعقدہ 26 جنوری 2018ء

شرکا

جناب طارق باجوہ	چیئر مین اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
جناب عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
خواجہ اقبال حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب اردشیر خورشید مارکر	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد ریاض	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر قاضی مسعود احمد	بیرونی رکن
ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کمیٹی سیکریٹری / کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ اقتصادی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 18ء کا منظر نامہ

1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے کمیٹی کو نومبر 2017ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد اہم معاشی متغیرات میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ بھی پیش کیا۔

2- سال بسال صارف اشاریہ قیمت مہنگائی دسمبر 2017ء میں بڑھ کر 4.6 فیصد ہو گئی جو ایک سال قبل 3.7 فیصد تھی، جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط عمومی مہنگائی معمولی کمی کے بعد 3.8 فیصد پر آگئی جو مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں 3.9 فیصد تھی۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں غیر غذائی مہنگائی بڑھ کر 5.0 فیصد ہو گئی جبکہ غذائی مہنگائی خاصی کمی کے بعد 2 فیصد پر آگئی۔ قوزی مہنگائی کے اظہاریے غیر غذائی غیر توانائی اور بیس فیصد تراشیدہ اوسط دسمبر 2017ء میں بڑھ کر بالترتیب 5.5 فیصد اور 4.7 فیصد تک پہنچ گئے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.2 فیصد اور 3.7 فیصد تھے۔ مہنگائی میں اضافے کے رجحان کو تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے جو دسمبر 2017ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے ساتھ بڑھنا شروع ہوئیں۔ اس رجحان کو طلب پوری کرنے کے حوالے سے ملک کی پیداواری

¹ اجلاس کیلینڈر سال کی بنیاد پر شمار کیے جاتے ہیں۔

گنجائش کے اظہاریے، پیداواری فرق کے عوامل (proxies for the output gap) میں مسلسل کمی سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔ دراصل بیشتر تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ معمولی ہونے کے باوجود اب یہ پیداواری فرق مثبت سطح پر پہنچ گیا ہے۔

3- ان عوامل سے تیزی مہنگائی کے رجحان کو تقویت ملی، جس سے آگے چل کر بلند مہنگائی کی توقعات کی نشاندہی ہو رہی ہے، اس حقیقت کی تصدیق آئی بی اے اسٹیٹ بینک کے تازہ ترین اعتمادِ صارف سروے سے بھی ہوتی ہے۔ اگرچہ مالی سال 18ء کے لیے اوسط عمومی مہنگائی کی پیش گوئی 4.5 فیصد تا 5.5 فیصد کی تخمین شدہ حد میں رہنے کی توقع ہے تاہم حالیہ رجحانات اور پالیسی کے مطابق مالی سال کے آخر میں سال بسال مہنگائی کی 6 فیصد کے سالانہ ہدف کی سمت پیش رفت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

4- یکم جولائی تا 05 جنوری مالی سال 18ء کے دوران زرو سبج (ایم ٹو) میں 1.6 فیصد کی کم نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.7 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ایم ٹو کی نمو میں سست رفتاری سال بسال بنیادوں پر بھی نمایاں ہے کیونکہ اس میں 5 جنوری 2018ء تک 11.4 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 14.6 فیصد بڑھے تھے۔ ایم ٹو کا یہ رجحان خالص بیرونی اثاثوں میں کمی اور خالص ملکی اثاثوں میں کچھ سست رفتاری کا نتیجہ تھا۔ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں خاصی کمی ہوئی اگرچہ جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی معمولی تھی۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں دونوں کے خالص ملکی اثاثوں میں یکم جولائی تا 05 جنوری مالی سال 18ء کے دوران کچھ کمی دیکھی گئی۔ ٹیکسوں کی بلند وصولی اور 2.5 ارب ڈالر مالیت کے سکوک اور یورو بانڈ کے اجر سے آمدنی کے نتیجے میں بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری میں کمی آگئی، جو یکم جولائی تا 05 جنوری مالی سال 18ء تک 353 ارب روپے کی سطح پر تھی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 487 ارب روپے تھی۔ ایم ٹو میں کمی کی عکاسی واجبات سے بھی ہوتی ہے کیونکہ بینکوں کے ڈپازٹس کا اضافی بہاؤ یکم جولائی تا 05 جنوری مالی سال 18ء میں 123 ارب روپے تھا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 315 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مزید برآں، یکم جولائی تا 05 جنوری مالی سال 18ء کے دوران زیر گردش کرنسی میں 111 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں ہونے والے 165 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں کم ہے۔

5- جولائی اور دسمبر 2017ء (یا مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی) کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں 296.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ اعداد و شمار گذشتہ برس کی اسی مدت میں لیے گئے 360.7 ارب روپے کے مقابلے میں قدرے کم ہیں۔ مثلاً، نجی کاروباری اداروں کی جانب سے قرضوں کا استعمال جس کا مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں حصہ تقریباً 75 فیصد تھا، اس میں 252.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 321.5 ارب روپے بڑھے تھے۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کے قدرے کم استعمال کو گنے کی کچل کاری میں تاخیر سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے چینے کے شعبے میں جاری سرمائے کی ضروریات کو محدود کر دیا۔ اسی طرح، بجلی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی قدرے کم طلب کے باعث مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں معین سرمایہ کاری قرضوں کا استعمال 98.5 ارب روپے رہا جبکہ مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں 152.5 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیے گئے تھے۔

6- مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 1.2 فیصد جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.4 فیصد تھا۔ مالیاتی خسارے میں کمی کا سبب محاصل کی مضبوط وصولی تھی اور ممکنہ طور پر اسے جاری اور ترقیاتی اخراجات میں کمی سے مدد ملی تھی۔ بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں ٹیکسوں

نے بلند محاصل میں حصہ ڈالا ہے۔ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں بلا واسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں میں بالترتیب 286.9 ارب روپے اور 477.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں بالترتیب 233.7 ارب روپے اور 393.1 ارب روپے تھا۔ محاصل میں بلند اضافے کو ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس وصولی میں اضافے سے تقویت ملی جن میں مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 22.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ برس کی اسی مدت میں یہ 4.5 فیصد تک بڑھے تھے۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے 2.5 فیصد کی سطح کے مقابلے میں کم رہنے کی توقع ہے۔

7- مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی جاری حسابات کا خسارہ 7.5 ارب ڈالر ہوا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 4.7 ارب ڈالر رہا تھا۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل اور غیر تیل دونوں اجناس کی درآمدات بڑھنے کے نتیجے میں تجارتی خسارہ بڑھ کر 14.4 ارب ڈالر تک چلا گیا جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 11.4 ارب ڈالر تھا۔ خاص طور پر غیر تیل اور غیر مشینری درآمدات کی نمو سے طلب کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات میں 10.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ سات سال کی بلند ترین نمو ہے، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 1.4 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس برآمدی نمو میں ٹیکسٹائل اور غیر ٹیکسٹائل دونوں طرح کی ایشیا، مثلاً غذا، پیٹرولیم اور دیگر مصنوعاتی زمروں نے اپنا حصہ ڈالا۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات 2.5 فیصد اضافے کے ساتھ 9.7 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 9.5 ارب ڈالر کی ترسیلات پاکستان آئی تھیں۔ ملکوں کے تفصیلی ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران تمام ترقی یافتہ ملکوں سے ترسیلات میں سال بسال اضافہ ہوا تاہم خلیج تعاون کونسل کے خطے سے ترسیلات بدستور کمزور رہیں۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ پورا کرنے میں مالی کھاتے میں 5.6 ارب ڈالر کی فاضل رقم کام آئی، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 4.7 ارب ڈالر تھی۔ مالی کھاتے میں فاضل رقم بڑھانے میں 2.5 ارب ڈالر مالیت کے سکوک اور یوروبانڈ کے اجراء کے علاوہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا کردار تھا جس میں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران 1.4 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کے سیال زر مبادلہ ذخائر آخر جون 2017ء سے 2.6 ارب ڈالر کی واقع ہونے کے بعد 19 جنوری 2018ء تک 13.5 ارب ڈالر ہو گئے۔

8- حقیقی اقتصادی سرگرمیوں کے حوالے سے زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ زرعی شعبہ مسلسل دوسرے سال بھی بہتر کارکردگی دکھانے کے لیے تیار حالت میں ہے، حالانکہ گندم کا زیر کاشت رقبہ کم ہونے اور گنے کی کچل کاری میں تاخیر کی بنا پر گندم کی بوائی میں تاخیر کے سبب یہ خدشہ تھا کہ گندم کی فصل ہدف سے کم رہے گی۔ خریف کی تمام بڑی فصلوں کی پیداوار، ماسوائے مکئی کے، مالی سال 17ء کی سطح سے آگے بڑھ چکی ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 18ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو 7.2 فیصد رہی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 3.2 فیصد رہی تھی۔ بعض شعبوں جیسے شکر، پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد میں اپنے مخصوص مسائل کی بنا پر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں نمو کچھ کم ہو گئی، اس کے باوجود بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں مجموعی نمو مستحکم رہنے کی توقع ہے کیونکہ گنے کی کچل کاری کا سیزن شروع ہو چکا ہے، پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار معمولی سی بڑھی ہے اور قدرتی گیس کی بہتر دستیابی کی بنا پر کھاد کی صنعت بحال ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں کو انفراسٹرکچر اور سی پیک سے متعلق سرمایہ کاری دونوں کا فائدہ پہنچنے کے باعث توقع ہے کہ ان کی بلند نمو کی رفتار برقرار رہے گی۔ اجناس تیار کرنے والے شعبے میں مذکورہ بالا

پیش رفت کے خدمات کے شعبے پر اثرات پر نظر ڈالی جائے تو جی ڈی پی کی حقیقی نمو کا تخمینہ تقریباً 5.8 فیصد ہو گا جو مالی سال 17ء سے نمایاں طور پر زائد لیکن مالی سال 18ء کے ہدف 6 فیصد سے معمولی سی کم ہے۔

9- مجموعی اقتصادی منظر نامے پر غور و خوض کے لیے استحکام کے اقدامات اور حقیقی اقتصادی نمو کے درمیان تعلق کو اجاگر کرنے والی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ مطالبے پر کیے گئے اس تجزیے سے پتہ چلا کہ استحکام کے اقدامات اور اقتصادی نمو کے مابین ایک معاصر اور فعال تعلق موجود ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ استحکام اور اقتصادی نمو ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس تعلق کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات زیر بحث آئی کہ بیرونی شعبے اور مالیاتی خسارے میں ہونے والی تبدیلیاں استحکام کو متاثر کر رہی ہیں اور اگر یہ رجحان برقرار رہا اور بروقت اور مناسب پالیسی اقدامات کے ذریعے اسے روکا نہ گیا تو گزشتہ سال شروع ہونے والی اقتصادی نمو کی رفتار کا وسط مدتی استحکام خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

مالی بازار اور انتظام ذخائر

10- مارکیٹ کی تازہ صورت حال سے معلوم ہوا کہ شبینہ ریٹ پالیسی ریٹ کے آس پاس اوسطاً 5.83 فیصد رہا جبکہ نومبر 2017ء میں زری پالیسی کے جائزے سے پالیسی (ٹارگٹ) ریٹ 5.75 فیصد تھا۔ شبینہ بہ وزن اوسط ریپوریٹ میں اتنا چڑھاؤ معمولی سا بڑھ کر 0.21 فیصد ہوا جبکہ زری پالیسی کے گزشتہ جائزہ اجلاس کے موقع پر یہ 0.20 فیصد تھا۔ سیالیت کے واجب الادا داخل کا حجم حال میں کم ہو کر ایک ٹریلین روپے سے کم ہوا ہے، اس کے مقابلے میں سال کے اوائل میں یہ تقریباً 1.5 ٹریلین روپے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت طویل میعاد کی قرض گیری نہیں چاہتی، جبکہ مستقبل قریب میں پالیسی ریٹ میں متوقع اضافے کی بنا پر مارکیٹ کی شرح سود میں اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ حکومت جدولی بینکوں کے مقابلے میں زیادہ قرض گیری اسٹیٹ بینک سے کر رہی ہے جبکہ قرضے کی کچھ ضروریات بیرونی مالکاری سے پوری کر رہی ہے۔ تاہم اس طرح سرکاری حسابات میں قلیل مدتی قرضے کا ارتکاز بڑھ گیا ہے۔

11- زری پالیسی کے گزشتہ جائزے کے بعد سے خطی یافت اوپر کی طرف چلا گیا ہے۔ جولائی 2017ء سے پی آئی بی کا اجرا نہیں ہوا ہے چنانچہ مجموعی قرضے میں اس طویل مدتی وثیقے کا جو تناسب جون 2016ء میں 60 فیصد تھا وہ جنوری 2018ء میں کم ہو کر 45 فیصد رہ گیا جس سے اجرائے ثانی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ عدم اجراء کے باوجود ثانوی بازار میں طویل میعاد کے وثیقے جات کے لیے بھی خاصی سیالیت موجود رہی۔ زر مبادلہ کی ادارہ جاتی قرض گیری، جو پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی شرح سود کے تفرق کے لحاظ سے حساس ہے، نومبر 2017ء کی 3779 ملین امریکی ڈالر سے کم ہو کر دسمبر 2017ء میں 3462 ملین ڈالر تک آگئی۔ دریں اثنا غیر ملکی کرنسی اماتیں ستمبر 2017ء کی 7233 ملین ڈالر سے بڑھ کر دسمبر 2017ء میں 7367 ملین ڈالر تک آگئیں۔

ماڈل پر مبنی جانچ

12- زری پالیسی کمیٹی کو فور کاسٹنگ اینڈ پالیسی اینالسس سسٹم (ایف پی اے ایس) کی تازہ ترین پیش گوئیوں سے آگاہ کیا گیا۔ زری پالیسی کمیٹی کو ایف پی اے ایس ماڈل کے اہم مفروضوں کے نتائج سے آگاہ کیا گیا جن میں اگلی سہ ماہی کے لیے تیل کی قیمتوں کے مفروضات، یو ایس فیڈرل فنڈ ریٹ کے رجحان کی ایف او ایم سی پیش گوئیاں اور امریکہ میں اگلی 8 سہ ماہیوں کی مہنگائی کے علاوہ مارچ 2018ء کے لیے ملکی عمومی، غذائی اور قوزی

مہنگائی کی ناؤ کا سٹنگ، مالی سال 18ء کے لیے جی ڈی پی کے تخمینوں کے حوالے سے پیداواری فرق، مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی اور مالی سال 18ء کا بلحاظ جی ڈی پی مالیاتی خسارہ شامل ہیں۔ زری پالیسی کمیٹی کو توسیعی ایف پی اے ایس ماڈل کی گذشتہ پیش گوئیوں کے ساتھ ساتھ نومبر 2017ء کی زری پالیسی کمیٹی میٹنگ کے بعد سے ملکی اور عالمی معیشت میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ کیا گیا۔

13- تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار اور مندرجہ بالا ناؤ کا سٹنگ مفروضات کی بنیاد پر، توسیعی ایف پی اے ایس ماڈل مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے لیے پالیسی انٹرسٹ ریٹ میں معمولی اضافہ تجویز کرتا ہے۔ اس سے پہلے ماڈل نے مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی تک ستمبر اور نومبر 17ء میں دستیاب اعداد و شمار کی بنا پر شرح سود میں معمولی کمی تجویز کی تھی جس کے بعد مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں پالیسی ریٹ میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ پیداواری فرق میں اضافے کے علاوہ پالیسی ریٹ میں اس رد و بدل کی بڑی وجہ مہنگائی اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ تھا۔ مہنگائی کی توقعات کو پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے اثر کی منتقلی، تیل کی سرکاری قیمتوں میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے وفاقی حکومت کو ترغیب دی کہ وہ اس کی روپے میں سرکاری قیمتوں میں اضافے کو منتقل کرنے کی فراست پر مبنی پالیسی جاری رکھے، جبکہ مثبت پیداواری فرق کو طلبی دباؤ کے بڑھنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کی جزوی وضاحت مالیاتی خسارے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے جی ڈی پی کے 1.2 فیصد تک کرنے سے ہوتی ہے کیونکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے اس کا ابتدائی تخمینہ 0.9 فیصد لگایا گیا تھا۔

14- ایف پی اے ایس تخمینوں کے لحاظ سے، مالی سال 18ء کے لیے اوسط عمومی مہنگائی کے تخمینے زری پالیسی کمیٹی کی گذشتہ میٹنگ میں بیان کیے گئے 4.7 فیصد سے بڑھ کر 4.8 فیصد ہو گئے۔ اسی طرح، مندرجہ بالا عوامل کے باعث نومبر 2017ء کی زری پالیسی کمیٹی میں مالی سال 19ء کے لیے عمومی مہنگائی کے تخمینے میں بھی اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 18ء کے لیے اوسط قوزی مہنگائی کا تخمینہ نومبر 2017ء کی زری پالیسی کمیٹی کو بیان کی گئی سطح پر برقرار رہا؛ تاہم مالی سال 19ء کے لیے اس میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ تخمینے آئی بی اے اور اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کی حالیہ ریڈنگز سے مطابقت رکھتے ہیں جو نومبر 2017ء میں کیے گئے سروے کے مقابلے میں اب تمام ذیلی زمروں کے حوالے سے مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ظاہر کر رہے ہیں۔

15- متبادل منظر نامے جو پالیسی ریٹ پر اثر انداز ہو سکتے ہیں کمیٹی کے روبرو پیش کیے گئے، جو یہ تھے: (i) تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، (ii) شرح مبادلہ کی قدر میں بتدریج مزید کمی، (iii) سیاسی جھٹ کے ادوار کی وجہ سے نسبتاً بلند مالی خسارہ۔ مزید برآں، اسٹاف نے مختلف منظر ناموں کے تحت مالی سال 18ء اور مالی سال 19ء کے لیے مہنگائی اور پیداواری فرق / نمو سے متعلق ایف پی اے ایس کی پیش گوئیاں بیان کرتے ہوئے ان کا تجزیہ کیا۔

زری پالیسی پر سروے کے نتائج

اعتماد صارف اشاریہ (سی سی آئی) کے سروے کے نتائج، اور مہنگائی کی توقعات سے بھی کمیٹی کو آگاہ کیا گیا۔ زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ نومبر 2017ء میں کیے گئے گذشتہ سروے کے مقابلے میں تمام ذیلی زمروں کے حوالے سے مجموعی اعتماد صارف اشاریہ میں معمولی کمی اور مہنگائی کی توقع میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلہ سازی کے لیے رائے شماری

17- کمیٹی نے دو ماہ کے لیے پالیسی شرح سود طے کرتے ہوئے اسٹاف ارکان کی جانب سے پیش کردہ درج ذیل نکات پر غور کیا: (1) دہرے خسارے نے استحکام کے لیے کیے گئے اقدامات کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے؛ (2) جیسا کہ سروے سے ظاہر ہے، مہنگائی کی توقعات پختہ رہی ہیں؛ (3) توقع ہے کہ مالی سال 18ء کے آخر تک اور مالی سال 19ء کے لیے مہنگائی کے تازہ ترین تخمینے 6 فیصد کے ہدف کے قریب رہیں گے؛ (4) پیداوار میں کمی کے عوامل واجبی طور پر مثبت دائرے میں ہیں؛ (5) دنیا بھر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی شرح سود کا تفرق گھٹ رہا ہے؛ اور (6) زری پالیسی کی ترسیل میں لگنے والی خاصی تاخیر کے پیش نظر رد عمل نہیں بلکہ فعال طرز عمل کی ضرورت ہے۔

18- تبادلہ خیال کے بعد پالیسی ریٹ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے زری پالیسی کمیٹی کی رائے شماری میں دو آرا سامنے آئیں: پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس کا اضافہ کیا جائے یا پالیسی ریٹ جوں کا توں برقرار رکھا جائے۔

19- پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کے حق میں رائے دینے والے ارکان نے نمو کو سہارا دینے اور استحکام برقرار رکھنے کو زیادہ اہم قرار دیا۔

20- پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کے حامی ارکان کا خیال یہ تھا کہ مہنگائی میں اضافے کے رجحان اور مجموعی طلب سے نمٹنے کے لیے بروقت اقدام کی ضرورت ہے۔

21- آخر میں، کمیٹی نے موجود 9 میں سے 8 ارکان کی اکثریتی رائے سے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس پوائنٹس کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ 5.57 فیصد برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دیا۔

22- کمیٹی نے زری پالیسی بیان کے مسودے کا جائزہ لیا اور کچھ ترامیم کی ہدایت کی۔

23- زری پالیسی کمیٹی نے درج ذیل فیصلے کیے:

فیصلے:

• پالیسی ریٹ 25 بی پی ایس کے اضافے سے 6 فیصد کیا جاتا ہے۔

• زری پالیسی بیان جنوری 2018ء منظور کیا جاتا ہے۔

....